السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کو مسلسل البول کی بیماری ہے اورچلتے پھرتے پیشاب کے قطرے گرتے رہتے ہیں یعنی وہ پاک رہ ہی نہیں سکتا اوروہ بیچارہ ہر نماز کے وقت وضوء کرتا ہے اوراپنی شر مگاہ پر بھی پانی چھڑکتا ہے کیونکہ وہ نماز چھوڑنا نہیں چاہتا لیکن ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ ''مفتاح الصلوۃ الطھور '' نماز کی کنجی پاکی ہے ۔ ''لہذا چونکہ یہ آدمی پاک نہیں رہ سکتا اس لیے اس کی نماز نہیں ہوتی اب اس کے متعلق قرآن سے صحیح مسئلہ بتایا جائے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نمازاللہ تعالی کی طرف سے فرض ہے اوراس کوکسی حالت میں ترک نہیں کیا جاسکتا تولیٹے ہی پڑھے لیکن بالکلیہ ترک کی اجازت نہیں ۔ اسی طرح نماز کے لیے طھارۃ بھی شرط ہے لیکن ساتھ ہی اللہ تعالی نےاپنے کلام پاک میں یہ قاعدہ بھی بیان فرمادیا ہے کہ

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرة:٢٨٦)

''کسی متنفس کواللہ تبارک وتعالی اپنی وسعت قدرت سے زیادہ مکلف نہیں بناتا ۔ ''

یعنی اللہ تبارک وتعالی کسی آدمی کوایسی تکلیف نہیں دیتا یا کسی کا ایسا حکم نہیں دیا کرتا جواس کی وسعت اورمقدور سے باہر ہے اس لیے اگرچہ پیشاب وغیرہ کی نجاست سے پرہیز کرنا تو واجب ہے اس سے پاکی حاصل کرنا اشد ضروری ہے لیکن اگرایک آدمی کسی عارضہ کی وجہ سے اس سے پرہیز کرہی نہیں سکتا توپھر بھی اس کو یہ حکم دیتا کہ تم نماز بھی ضرور پڑھواورپاکی بھی ضرورہی حاصل کروایسا حکم دیتا ہے جوتکلیف مالایطاق کی ضمن میں آجاتا ہے ویسے اللہ تعالی مالک ہے ہم اس کے مملوک ہیں اس لیے وہ ہمیں کیسا ہی شاق حکم دے ہمیں اس کے بارہ میں چوں وچراں کرنے کا حق نہیں ہے اورسر تسلیم خم کرنا ہمارافرض ہے لیکن اس ذات جل وعلانے خود ہی اپنے فضل وکرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تکلیف مالایطاق نہیں دیا کرتا ۔

اس لیے یہ مریض اپنی قدرت کے مطابق حتی الامکان پیشاب سے پرہیز کرتا ہے اوراس سے طہارت حاصل کرتا ہے تومزید جوکچھ ہوگا وہ اللہ تبارک وتعالی اپنے فضل وکرم سے معاف فرمائے گااوران شاء اللہ اس سے مؤاخذہ نہ ہوگا ۔ (بشرطیکہ حتی المقدوروہ ہر طرح کی اس سے پرہیزکی سعی کرے اگر خود ہی تساہل سے کام لے گا تویقینا مؤاخذہ ہوگا) ہماری اس تحقیق پرایک حدیث بھی دلیل لائی جاسکتی ہے ۔بخاری شریف میں باب استحاضہ ایک حدیث وارد ہے ۔ ملاحظہ فرمایئے!

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی جبش نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی جناب میں یہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں پاک ہوتی ہی نہیں ہوں (یعنی خون ہمیشہ جاری رہتا ہے) پھر کیا میں نماز کوترک کردوں ؟ توحضرت رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے (یعنی جس کی وجہ سے نماز کوترک کیا جاتا ہے ۔) بلکہ یہ رگ کا خون ہے پھر (تم ایسا کروکہ) جب حیض کے دن آئیں تونماز چھوڑدو۔ جب حیض کے دن پورے ہوجائیں ۔ یعنی جتنے دن تم کوگزشتہ حیض آیا کرتا تھا وہ ختم ہوجائیں توخون کو دھوڈالواورپھر نماز پڑھتی رہو۔ (یہ خون تم کو نماز سے نہیں روکے گا)

اوراسی بخاری کی اسی حدیث میں دوسری سند سے یہ الفاظ اس میں زائد ہیں کہ :

((توضئی لکل صلوۃ))

''یعنی پھر تم ہر نماز کےلیے نیا وضوکرتی رہو۔ ''

اس میں جویہ الفاظ آئے ہیں کہ :

((انی لااطہر))

''میں پاک رہ ہی نہیں سکتی ۔ ''

ان سے بجاطور پراستدلال کیا جاسکتا ہے کہ جوکوئی شخص کسی بیماری یا عارضہ کی وجہ سے (جس طرح وہ عورت سائلہ بیماری کی وجہ سے خون سے پاک رہ نہیں سکتی تھی) پاک نہیں رہ سکتا (کسی بھی عارضہ سے ،خون کے بہنے سے یا پیشاب کے قطرات بہنے سے یاکسی اورعارضہ کی وجہ سے) تواس کو بھی نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے مستحاضہ عورت کو نماز کے ترک کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ اسی حال میں نماز پڑھنے کا حکم

فرمایا کیونکہ نماز تو کسی حال میں بھی ترک نہیں کی جاسکتی۔

اسی طرح تسلسل البول والے مریض کو بھی ہر حال میں نماز پڑھنی ہوگی۔ اوران کی یہ بیماری نماز سے نہیں روک سکتی البتہ اکو ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پڑے گا جس طرح آپ نے اس عورت کو ہر نماز کے لیئے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔

خلاصہ کلام کہ تسلسل البول کے مریض کو کسی حالت میں بھی نماز ترک کرنی نہیں چاہیئے اوراس کی نماز ہوجاتی ہے البتہ اس کو اپنی طہارۃ کے لیے حتی الامکان پوری کوشش کرنی چاہیئے اور ہر نماز کے وقت نیا وضو کرے اوراپنی شرمگاہ کو دھوڈالے پھر نماز پڑھتا رہے۔ ان شاء اللہ مقبول ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 246

محدث فتویٰ